اچھوتوں میں بیداری پیدا کرنے کی ضرورت

ہندوستان کے ماتھے پر اچھوت اقوام اپنی موجودہ حالت میں ایک ایسا بدنما داغ ہیں۔ کہ ہر ایک بہی خواہ وطن کو اس کے دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور خدا تعالےٰ کی اس مخلوق کو انسانیت کے درجے پر لانے میں قطعاً کوتاہی نہیں ہونی چاہیئے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جس قدر توجہ کا مستحق یہ معاملہ ہے۔ اس قدر اس کی طرف توجہ نہیں دی جا رہی۔ اور عام حالات میں تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اچھوت اقوام کو صرف سبز باغ دکھا کر مطمئن کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اس میں شک نہیں۔ کہ گاندھی جی کچھ عرصہ سے اچھوتوں کو مجلسی حقوق دلانے کا ادعا کر رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک انہیں اس میں قطعاً کامیابی نہیں ہوئی۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ گاندھی جی ہندوؤں کو ترغیب اور تحریص دلا کر یہ کام کرانا چاہتے ہیں۔ جس کا مذہبی روایات اور احکام کے مقابلہ میں کچھ بھی اثر نہیں ہو سکتا۔ جب ہندو صدیوں سے اچھوتوں کو بدترین مخلوق سمجھ کر ان سے نفرت و حقارت کا اظہار کرتے چلے آئے ہیں ان کے سایہ تک کو ناپاک سمجھ کر اس سے دور بھاگتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ اپنی مذہبی کتب کی ہدایات کے ماتحت کرتے ہیں۔ تو اب کس طرح ممکن ہے۔ کہ گاندھی جی کے کہنے پر وہ انہیں اپنے مندروں میں گھسنے دیں۔ یا اپنے کنوؤں سے پانی لینے دیں۔ یا اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھ کر ان کے بچوں کا پڑھنا گوارا کر لیں۔

اس قسم کی باتیں وہ لوگ تو برداشت کر سکتے ہیں۔ جن کی نگاہ میں اپنے مذہب کی کوئی وقعت نہ ہو۔ وہ مذہبی احکام پر عمل کرنے کے مقابلہ میں اپنی تعداد میں اضافہ کو ترجیح دیں گے۔ لیکن جو مذہب کے پابند ہیں۔ اور جن کی اچھوت اقوام سے نفرت فطرت ثانیہ بن چکی ہے۔ ان کے لئے قطعاً محال ہے۔ کہ اچھوت کو پاس بھی پھٹکنے دیں۔

ان حالات میں جہاں صاف الفاظ میں یہ اعتراف کیا جا رہا ہے۔ کہ "اچھوتوں کے مسئلہ کا حل اونچی ذات کے ہندوؤں کی خلوص دلی سے نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ان میں بھاری تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو اچھوتوں کو مساوی درجہ تو کجا۔ سوسائٹی میں کوئی درجہ دینے کیلئے بھی تیار نہیں" وہاں یہ بھی تحریک کی جا رہی ہے۔ کہ "اچھوتوں کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے قانون کے ڈنڈے کی ضرورت ہے۔ صغر سنی کی شادی اور اسی قسم کی دیگر قبیح رسوم کو ہٹانے کے لئے گورنمنٹ کو قانون کا ڈنڈا استعمال کرنا پڑا۔"

(پرتاپ ۱۶ ستمبر)

ہمارے خیال میں کسی حکومت کے لئے یہ مسئلہ اس قدر آسان نہیں جس قدر بے تکلفی کے ساتھ اس کے حل کی تجویز پیش کر دی گئی ہے۔ اس وقت تک حکومت نے ہندوؤں کی جن رسوم کا قانون کے ذریعہ انسداد کیا ہے۔ وہ ہندوؤں میں رسوم کا ہی درجہ رکھتی تھیں۔ مذہبی احکام کے ساتھ وابستہ نہ تھیں لیکن چھوت چھات کے بارے میں ہندوؤں کی مذہبی کتب میں تفصیلی احکام موجود ہیں اور ان احکام پر ایک لمبے عرصے سے عمل کرتے کرتے راسخ العقیدہ ہندوؤں کی یہ حالت ہو گئی ہے۔ کہ اچھوت کا نام لینے سے ہی انہیں متلی شروع ہو جاتی ہے ایسی حالت میں قانون کے ذریعہ اچھوتوں کے ساتھ میل ملاپ رکھنے کے لئے انہیں مجبور کرنا ان کے لئے ناقابل برداشت ہوگا۔

بجز قانون کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ یہی کیا جا سکتا ہے۔ کہ اچھوتوں کو پبلک کنوؤں سے پانی لینے کی اجازت مل جائے۔ اچھوتوں کو سرکاری سکولوں میں داخل کر لیا جائے۔ اور جو سکول ان کو داخل کرنے سے انکار کرے اس کی امداد بند کر دی جائے۔ ملازمتوں میں ان کا خیال رکھا جائے۔ لیکن کوئی قانون کسی کو اس بات کے لئے مجبور نہیں کر سکتا کہ جس سے جی نہ چاہے۔ اس سے مجلسی اور معاشرتی تعلقات رکھے جائیں میل ملاپ پیدا کیا جائے۔ کھانے پینے میں کوئی پرہیز نہ کیا جائے۔ اور جب تک اچھوتوں کو یہ باتیں حاصل نہ ہوں۔ ان کی وہ تکالیف دور نہیں ہو سکتیں۔ جن میں وہ مبتلا ہیں۔ اور جن کی وجہ سے انہیں انسانیت کے درجہ سے گرا ہوا خیال کیا جاتا ہے۔

اچھوت دراصل اخلاقی طور پر اس قدر کچلے اور مسلے جا چکے ہیں۔ کہ اگر ان میں سے کسی میں اپنی زبون حالی کا کچھ احساس بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور ہندوؤں کے ناروا سلوک کے خلاف آواز اٹھاتا ہے۔ تو اس کی ہمنوائی کرنے والے نہیں ملتے۔ کیونکہ وہ اسی کو غنیمت سمجھتے ہیں کہ ہندو انہیں زبانی طور پر اپنا انگ اور اپنا حصہ کہہ دیں۔ حالانکہ اس قسم کی باتیں انہیں کوئی فائدہ نہیں دے سکتیں۔ اس کے لئے ضرورت ہے۔ کہ عام اچھوتوں میں یہ احساس پیدا کر دیا جائے۔ کہ کس طرح انسانیت

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۷½ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ؀

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج بہت ناساز ہے۔ ہلکی بخار سردرد اور اسہال کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں ؀

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری ایک ماہ سے مسجد اقصیٰ میں جو درس القرآن دے رہے تھے۔ وہ ۱۵ ستمبر کو ختم ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس موقعہ پر بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں سورۃ لقمان کے آخری رکوع کا درس دیا۔ اور پھر دعا فرمائی۔ یہ درس انشاء اللہ بعد میں شائع کیا جائے گا ؀

قادیان کبڈی ٹیم اور بٹالہ کبڈی ٹیم کے درمیان آج عصر کے بعد میچ ہوا جس میں قادیان کی ٹیم فاتح رہی ؀

فوری بھرتی

احمدی نوجوانوں کے لئے نادر موقعہ

احمدی جماعتوں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ ۳۰ ستمبر ۱۹۳۸ء کو کمانڈنگ آفیسر صاحب 1/15 پنجاب رجمنٹ قادیان آ رہے ہیں۔ بھرتی شام کے چار بجے ہوگی۔ تمام بھرتی ہونے والے جوان ۳۰ ستمبر کی صبح کو پہنچ جائیں۔ شرائط بھرتی یہ ہیں۔

(۱) عمر ۱۸ سال سے ۲۲ سال تک (۲) چھاتی ۳۳ انچ سے ۳۵ انچ تک (یعنی پھیلا کر ۳۵ انچ ہو جائے) (۳) وزن ایک من اٹھارہ سیر کے قریب (۴) نظر درست اور عام صحت اچھی ہو (۵) قد ۵ فٹ ۷ انچ کے قریب

تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لئے ترقی کا خاص موقعہ ہے۔ بھرتی ہونے میں قومی اور ملکی خدمت کے علاوہ آپ کا ذاتی مفاد بھی ہے۔ ضلع گورداسپور کی جماعتیں خاص توجہ کریں۔

خاکسار مرزا شریف احمد

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا عبدالکریم صاحب خالد کارکن دفتر پراویڈنٹ فنڈ قادیان اپنی ہمشیرہ کی صحت کے لئے جو بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ چوہدری محمد رفیق صاحب بھڑتانوالہ ضلع سیالکوٹ اپنی صحت۔ دینی اور دنیوی ترقی کے لئے جبرائیل سعید صاحب پوسٹ بکس نمبر ۲۹ سالٹ پانڈ اپنی صحت کے لئے۔ مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ حلقہ راولپنڈی اپنے والد مولوی سعید الدین صاحب کے مقدمہ میں کامیابی کے لئے جس کی تاریخ ۱۰ اکتوبر مقرر ہوئی ہے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

دعائے مغفرت عبدالحلیم صاحب بھاگلپور کی اہلیہ صاحبہ وفات پا گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں ؀

آریہ سماج شملہ سے دو کامیاب مباحثے

پچھلے دنوں آریہ سماج شملہ سے دو مباحثات قرار پائے تھے۔ مضامین قدامت روح و مادہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلق پنڈت لیکھرام تھے۔ مولوی ابوالعطاء صاحب اور مہاشہ محمد عمر صاحب قادیان سے آئے۔ دونوں مباحثات مولوی ابوالعطاء صاحب نے کئے۔ مہاشہ صاحب پریذیڈنٹ تھے۔ پہلے مباحثہ میں مدمقابل پنڈت رام چندر دہلوی۔ اور دوسرے میں پنڈت چرنجی لال پریم تھے۔ مباحثے خدا کے فضل سے نہایت کامیاب ہوئے آخر الذکر مناظر سخت کلامی میں مشہور ہے۔ جس کی وجہ سے آریوں کو بھی بے چینی تھی۔ مناظرہ سے پہلے سماج کے سکرٹری نے مجھ سے کہا۔ کہ میں نے پریم صاحب کو سخت کلامی کے بارے میں خصوصیت سے منع کیا۔ تم مولوی صاحب کو تاکید کر دینا۔ تاکہ ناخوشگوار حالات پیدا نہ ہوں۔ مضمون تو ایسا تھا ہی جس کی وجہ سے سماج کو کامل شکست ہونی چاہیئے تھی۔ اور وہ ہوئی۔ لیکن جس بات کا خاص اثر تمام پبلک پر ہوا۔ اور جس کا ہر ایک نے آریہ سماجیوں سمیت اعتراف کیا۔ وہ مولوی صاحب کی متانت اور زبان کی شائستگی تھی۔ مضمون نازک تھا۔ بات انہوں نے ساری کہدی لیکن ایسے الفاظ میں کہ دل آزاری نہ ہونے پائے ؀

ہر دو مباحثات کا اثر عام پبلک پر (جس میں غیر احمدی ہندو سکھ۔ آریہ سب تھے) خدا تعالےٰ کے فضل سے بہت اچھا رہا ؀ (نامہ نگار)

آریہ سماج کراچی کی مذہبی کانفرنس میں

احمدی مبلغ کی تقریر

آریہ سماج کراچی کے ششماہی جلسہ میں حسب معمول ۴ ستمبر کو مذہبی کانفرنس بھی رکھی تھی۔ جس میں انہوں نے مختلف مذاہب کے نمائندوں کو مدعو کیا۔ کہ وہ اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں۔ چنانچہ ہماری طرف سے مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ نے اسلام کی خوبیوں پر تقریباً بیس منٹ تک تقریر کی۔ اور ثابت کیا کہ اس وقت دنیا میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس پر انسان چلکر اپنے خالق سے ہمکلامی کا شرف اسی دنیا میں حاصل کرسکتا ہے۔ اور یہ اسلام کی ایسی خصوصیت ہے۔ کہ کوئی مذہب اس کا مقابلہ اور برابری نہیں کرسکتا ؀

اس کانفرنس کے صدر لائل پور کے ایک مشہور وکیل تھے۔ جنہوں نے دو مرتبہ جناب مولوی صاحب موصوف کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا احمدی بھائیوں کی یہ کوششیں ایک نہ ایک دن ضرور ہندوستان میں خوشگوار فضا پیدا کر دیں گی ؀

خاکسار محمد نواز خان گنگی سکرٹری تبلیغ

جماعت احمدیہ لیگوس کی کامیابی کیلئے درخواست دعا

جماعت احمدیہ لیگوس افریقہ کا ایک اہم مقدمہ مخالفین کے ساتھ سرکاری عدالت میں چل رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ اس میں جماعت احمدیہ کو کامیابی عطا فرمائے۔ اور مخالفین کو اپنے منصوبوں میں خائب و خاسر رکھے ؀

مولوی ثناء اللہ صاحب کی دروغگوئی کے متعلق ایک حلفیہ شہادت

۳۱ رمئی ۱۹۰۴ء کو مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے گورداسپور میں مقدمہ مولوی کرم دین صاحب یہ حلفیہ بیان دیا تھا۔ کہ انسان:-

"اگر کسی جائز بدلہ لینے کی غرض سے دروغ دھوکا۔ دغا۔ جعلسازی بہتان۔ نفاق استعمال میں لائے تو وہ کذاب نہیں ہوگا۔ اگر جھوٹ ایک دفعہ بولا ہے۔ اور ہزارہا میں پھیلایا گیا ہے۔ تو وہ کذاب نہیں ہوگا۔ کیونکہ ایک ہی فعل ہے۔ اس میں شدت نہیں آئی"

" زنا کرنے والا ایک قسم کا متقی ہے قرآن کا کوئی حکم توڑنے والا بھی متقی ہوسکتا ہے۔ دروغگو میں اگر اور اوصاف شرعیہ ہیں۔ وہ ایک معنی میں متقی ہوسکتا ہے" (نقل مصدقہ عدالت مورخہ ۲۹۔ اپریل ۱۹۱۹ء)

گویا مولوی صاحب کے نزدیک زنا کرنے والا جھوٹ بولنے والا۔ یا قرآن کریم کا کوئی اور حکم توڑنے والا بھی ایک قسم کا متقی ہوتا ہے۔ اور "جائز بدلہ" لینے کے لئے جھوٹ کا ارتکاب انسان کو "کذاب" نہیں بناتا۔

حال ہی ایک مضمون کے دوران میں جب اس امر کا ذکر "الفضل" میں کیا گیا۔ اور لکھا گیا۔ کہ مولوی صاحب نے عدالت میں مقدمہ مولوی کرم الدین یہ گواہی دی تھی۔ کہ:-

"جھوٹ بول کر بھی ایک شخص متقی رہ سکتا ہے" تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۹ ستمبر کے "اہلحدیث" میں لکھا۔

"میرے بیان کے اندراج میں جھوٹ سے کام لیا گیا ہے۔ میں نے تو یہ کہا تھا۔ کہ" دروغگو۔ جعلساز۔ بہتان باندھنے والا۔ افترا باندھنے والا۔ دغا دینے والا **ایک معنی سے متقی ہے۔ بشرطیکہ** خدا کی توحید پر قائم ہو"

حالانکہ ہم نے جو الفاظ اوپر درج کئے ہیں وہ اس نقل سے ہیں۔ جو عدالت کی مصدقہ ہے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو الفاظ پیش کئے ہیں۔ وہ پیغام صلح کے حوالے سے ہیں۔ اور ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ قابلِ اعتبار گواہی عدالت کی مصدقہ نقل کی ہی ہوسکتی ہے

لیکن اس سے قطع نظر کرتے ہوئے اگر مفہوم کو دیکھا جائے۔ تو جو مفہوم "الفضل" نے بیان کیا۔ وہی مفہوم مولوی ثناء اللہ صاحب کے پیش کردہ الفاظ سے بھی نکلتا ہے۔ اور ان میں بھی یہی بیان کیا گیا ہے۔ کہ دروغگو اور جعلساز "ایک معنی میں متقی ہے"

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس ضمن میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ میں نے جو کچھ کہا تھا۔ بعض احادیث کی بنا پر کہا تھا چنانچہ وہ لکھتے ہیں:-

"میں ان قادیانی علماء سے پوچھتا ہوں۔ کہ حدیث میں جو آیا ہے۔ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَاِنْ زَنٰی وَ سَرَقَ۔ اگر اس حدیث پر تمہاری طرح کوئی منکرِ حدیث اعتراض کرے کہ زنا اور چوری اس حدیث کے موافق جائز ہے۔ تو اس کا کیا جواب دوگے"

ہمارا جواب یہ ہے۔ کہ اس حدیث کا ہرگز وہ مفہوم نہیں۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے سمجھ رکھا ہے۔ کیونکہ اس سے بادی النظر میں یہ نکلتا ہے۔ کہ جو شخص زبان سے ایک لا الہ الا اللہ کہدے وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ چاہے عملی حالت اس کی کتنی ہی خراب کیوں نہ ہو۔ حالانکہ اسلام پر کوئی ایک زمانہ بھی ایسا نہیں آیا۔ جبکہ اس نے صرف لا الہ الا اللہ یعنی توحید پر ایمان لانے کو ہی موجب نجات قرار دیا ہو۔ اور اعمال صالحہ کی ضرورت نہ سمجھی ہو۔ بلکہ وہ نجات کے لئے ایمان اور عمل دونوں کو ضروری قرار دیتا ہے۔ چنانچہ سورۃ شمس میں جو مکی سورۃ ہے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا۔ وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰھَا۔ جو شخص اپنے نفس کو پاک کرے گا۔ وہی کامیاب ہوگا۔ مگر وہ جو اسے روند ڈالے گا۔ ناکام و نامراد رہے گا۔ اسی طرح سورۃ قارعہ میں کہ وہ بھی مکی ہے فرماتا ہے۔ مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ فَھُوَ فِیْ عِیْشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُمُّہٗ ھَاوِیَۃٌ۔ کہ جس کے نیک اعمال زیادہ ہوں گے۔ وہ آرام کی زندگی بسر کریگا مگر جس کے نیک اعمال بدیوں سے کم ہوں گے۔ اس کا مقام دوزخ ہوگا۔ اسی طرح سورۃ تین میں جو مکی سورۃ ہے فرماتا ہے۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَھُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ۔ کہ انہی لوگوں کو لازوال انعامات ملیں گے۔ جو ایمان لائیں گے۔ اور ساتھ نیک اعمال بھی کریں گے۔ پس اسلام شروع سے ایمان اور اعمال صالحہ دونوں کو ضروری قرار دیتا ہے۔ اور کسی وقت بھی اس نے یہ نہیں کہا۔ کہ صرف لا الہ الا اللہ کہدینا تمہاری نجات کے لیے کافی ہوگا۔

جب یہ ثابت ہوگیا۔ کہ اس حدیث کا یہ ظاہری مفہوم ہرگز نہیں۔ کہ محض لا الہ الا اللہ کہکر کوئی شخص جنت میں داخل ہوسکتا ہے۔ چاہے وہ روزے نہ رکھے۔ یا نمازیں نہ پڑھے۔ یا زکوٰۃ نہ دے یا حج نہ کرے۔ یا اور احکام پر عمل نہ کرے تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس حدیث کا کیا مفہوم ہے۔

سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہر تعلیم کا ایک مرکزی نقطہ ہوتا ہے۔ اور بعض دفعہ اختصار کے طور پر مرکزی نقطہ کی طرف انسان کو توجہ دلادی جاتی ہے۔ اور تفصیلات کے متعلق یہ سمجھ لیا جاتا ہے۔ کہ وہ اسی میں آگئی ہیں۔ توحید الٰہی جس کی طرف اس حدیث میں توجہ دلائی گئی ہے۔ اسلام کا مرکزی نقطہ ہے۔ جس کے اندر باقی تمام باتیں شامل ہیں جس طرح کہا جاتا ہے۔ ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں۔ اسی طرح توحید الٰہی کے مضمون کے اندر باقی تمام اسلامی احکام آجاتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں اسی مرکزی نقطہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ جو شخص توحید الٰہی کے مضمون کو اچھی طرح سمجھ لے۔ وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ انسان کوئی عمل نہ کرے۔ صرف مونہہ سے لا الہ الا اللہ کہدے۔ تو جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ بلکہ یہ ہیں۔ کہ توحید مرکزی نقطہ ہے۔ اس مرکزی نقطہ کو جو شخص اس کی تفصیلات سمیت مدنظر رکھے۔ وہ ضرور جنت میں داخل ہو جاتا ہے، خواہ اس سے کبھی چوری سرزد ہو چکی ہو۔ یا کبھی زنا کا ارتکاب ہو چکا ہو۔ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو لوگ ایمان لائے۔ ان میں سے کئی ایسے تھے۔ جو اسلام سے قبل بعض اخلاقی عیوب میں مبتلا تھے۔ مگر اسلام قبول کرکے ان کی حالت بالکل بدل گئی۔ اور وہ نئے انسان بن گئے۔ اسی طرح اگر آئندہ بھی کوئی شخص بعض کمزوریوں میں مبتلا ہو۔ مگر پھر اللہ تعالے کی طرف متوجہ ہو جائے۔ تو خدا تعالے اسے اپنے قرب میں جگہ دینے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

یہ مفہوم ہے۔ جو اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب پر حیرت ہے۔ کہ وہ اس سے استدلال یہ کرتے ہیں۔ کہ زنا کرنے والا۔ اور چوری کرنے والا بھی متقی ہوتا ہے۔ حالانکہ اس حدیث میں اس قسم کا کوئی ذکر نہیں۔

تقوےٰ ایک نہایت ہی قیمتی جوہر ہے اور متقی ایک مرد مومن کا بہترین لقب ہوتا ہے۔ پس اس لقب کا اطلاق کسی صورت میں بھی ایک چور ایک جھوٹے اور بدکار پر نہیں ہوسکتا آخر کونسی عقل اس بات کو تسلیم کرسکتی ہے کہ خدا تعالے تو چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دے۔ اور شادی شدہ زانی کو رجم اور غیر شادی شدہ زانی کو درّے لگانے کا حکم دے۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب ایسے شخص کو متقی قرار دیں۔

نبیوں کی بعثت کی غرض

اور غیر مسلم حکومتیں

گزشتہ شب ایک احراری مولوی تقریر کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں میں سے ہر ایک نبی اپنے زمانہ کی حکومت سے ٹکرا کر اسے پاش پاش کرتا رہا ہے۔ کوئی نبی کسی حکومت کے ماتحت نہیں آیا۔ بلکہ انبیاء حکومت موجودہ کا مقابلہ کرتے اور اسے برباد کر دیا کرتے تھے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام۔ حضرت ابراہیمؑ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے ایسا ہی کیا۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللهِ پس اس زمانہ میں مرزا صاحب کا انگریزی حکومت کے ماتحت آنا اور اسے برباد نہ کرنا آپکے کاذب ہونے کی دلیل ہے ؛

سامعین، سادہ لوح سامعین خیال کرتے تھے۔ کہ مولوی صاحب نے زبردست دلیل دی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ مولوی صاحب دیگر مقامات پر بھی اس "دلیل" کا ذکر کرتے ہونگے اس لئے میں اس کی حقیقت واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ بے شک انبیاء کی تعداد بعض احادیث میں ایک لاکھ چوبیس ہزار بیان ہوئی ہے مگر کیا کوئی غیر احمدی ان سب کے نام اور حالات جانتا ہے تا کہہ سکے۔ کہ ان میں سے ہر ایک نے حکومت موجودہ کو پاش پاش کر دیا۔ یقیناً مقرر ان کے شاگرد بلکہ ان کے اساتذہ بھی ایک لاکھ چھوڑ۔ ایک ہزار بلکہ ایک سو نبی کے حالات بھی نہیں جانتے قرآن مجید نے جن نبیوں کے نام ذکر فرمائے ہیں۔ ان کی تعداد تیس سے زیادہ نہیں۔

اگر یہ کہا جائے کہ جن نبیوں کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے۔ ان کے حالات کے استقراء کے بعد یہ کلیہ وضع کیا گیا ہے۔ تو یہ بھی درست نہیں۔ خود حضرت موسےٰ حضرت ابراہیم علیہما السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے سوانح حیات اس قاعدہ کی تردید کر رہے ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام حکومت مصر سے ٹکرائے نہیں بلکہ وہاں سے فرزندانِ اسرائیل کو لے کر کنعان کی طرف باامن ہجرت کر رہے تھے۔ کہ فرعونیوں نے ان کا تعاقب کر کے انہیں نیست و نابود کرنا چاہا مگر خدائے ذوالجلال نے جابر فرعون اور اس کے ساتھیوں کو غرقاب کر دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حکومت عراق سے ٹکرا کر اسے پاش پاش نہ کیا۔ بلکہ ظالموں کی زمین سے ہجرت کر کے سرزمین فلسطین میں آ بسے۔ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے مکہ معظمہ میں متواتر تیرہ سال انتہائی مظلومیت کی حالت میں بسر کئے۔ مگر پھر بھی قریش کے اقتدار کو بیخ بُن سے اکھاڑنے کے لئے کھڑے نہ ہوئے۔ بلکہ اپنے وطن مالوف سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ بعد ازاں ظالموں نے تلواروں سے اسلام کا خاتمہ کرنا چاہا۔ مدافعت کی اجازت دی گئی۔ آخر کار صناد ید عرب ہلاک ہوتے رہے۔ غرض ان ہر سہ بزرگ نبیوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں جس کی بعثت کا مدعا حکومت کا تختہ الٹنا قرار دیا گیا ہو۔ اور اس نے حکومت کا ابتداءً مقابلہ کیا ہو۔ اور اسے پاش پاش کر دیا ہو ؛

آیت قرآنی وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللهِ میں تو مومنوں کو رسول کی کامل اطاعت کی تلقین کی گئی ہے منافقوں کی تردید میں یہ آیت وارد ہوئی ہے۔ جو ادھوری اطاعت اور منافقانہ روش اختیار کئے ہوئے تھے۔ آیت کا سیاق و سباق صاف بتا رہا ہے۔ کہ اس جگہ یہ مراد نہیں۔ کہ نبی کی بعثت کا مدعا یہ ہوتا ہے۔ کہ حکومتوں کو مٹائے اور ان سے ابتداءً برسرپرخاش ہو۔ اور خود واقعات اس کی تردید کر رہے ہیں۔ کیونکہ آج تک کافرانہ حکومتیں قائم ہیں۔ اور خود سید المرسلین صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے بھی کسی حکومت یا طاقت کو کچلنے کا اقدام نہ فرمایا جب تک اس حکومت نے اسلام کے مٹانے پر کمربستگی کا اعلان نہ کر دیا ؛

ان تین بزرگ انبیاء کے علاوہ متعدد نبی ایسے گزرے ہیں جن کا نام لے کر قرآن مجید نے انہیں نبی ٹھہرایا ہے۔ لیکن نہ صرف کہ وہ اپنے زمانہ کی حکومت سے برسرپیکار نہ ہوئے بلکہ انہوں نے حکومت کے قوانین کی اطاعت کی۔ ادریس۔ شعیب۔ ہود۔ شیث۔ الیاس۔ اسحاق۔ یعقوب۔ یوسف۔ اسمٰعیل۔ الیسع۔ ایوب۔ یونس۔ زکریا۔ صالح۔ لوط۔ ذوالکفل۔ یحییٰ اور عیسیٰ علیہم الصلوٰة والسلام خدا کے نبی ہیں۔ لیکن ہرگز ثابت نہیں۔ کہ ان میں سے کوئی ایک بھی قائم شدہ حکومت یا موجودہ نظام کو تباہ کرنے کے لئے مبعوث ہوا ہو۔ یہ علیحدہ امر ہے۔ کہ جب حکومت یا نظام نے ان نبیوں کو مٹانا چاہا۔ ان کی تباہی کے لئے جد و جہد کی اللہ تعالےٰ نے اس کو برباد کر دیا۔ مگر کسی نبی کی بعثت کی یہ غرض نہ تھی۔ بلکہ ان نبیوں کی اکثریت یقیناً اپنے وقت کی حکومت سے تعاون کرتی رہی ہے۔ حضرت یحییٰ حضرت زکریا۔ اور حضرت مسیح علیہم السلام رومی حکومت کے ماتحت تھے۔ اور اس کے قوانین کی پابندی کرتے تھے بلکہ اپنے اتباع کو بھی پابندِ قانون رہنے کی ہدایت کرتے تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام تو فرعونِ مصر کے ماتحت وزیر مالیات کے فرائض انجام دیا کرتے تھے۔ باقی نبی بھی اپنے اپنے وقت کے نظام سے تعاون کرتے رہے ہیں۔ پس یہ سراسر باطل ہے کہ نبی حکومتِ وقت کا تختہ الٹنے کے لئے مبعوث ہوتے ہیں۔ اگر یہ ہوتا تو نبی کو پہلے دن سے ہی جنگ شروع کر دینی چاہیئے۔ مگر یہ ناقابلِ انکار حقیقت ہے۔ کہ جن نبیوں کو دفاعی جنگ کرنی پڑی ہے۔ انہوں نے بھی لمبے زمانہ تک صبر کرنے کے بعد کفار کی طرف سے جنگ کا آغاز ہونے پر لڑائی کی ہے۔

نبیوں کی بعثت کی غرض دنیا میں پاکیزگی۔ طہارت اور تقویٰ کا قیام ہے وہ ایک مقدس جماعت دنیا میں قائم کرتے ہیں جو آسمانی بادشاہت کی مظہر ہوتی ہے زمینی حکومت ان کا اصل مقصد نہیں ہوتا۔ ہاں ابتداء سے مشیت ایزدی اس طرح واقع ہوئی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نبیوں کا مقابلہ کرنے والی اور انکے اتباع کی مذہبی آزادی کو سلب کرنے والی حکومتوں اور ان کے کارندوں کو نیچا دکھاتا ہے۔ اور جلد یا بدیر نبیوں کی جماعت کو حکومت عطا کرتا ہے۔ خواہ اس طرح کہ حاکم خود اس نبی کی جماعت میں شامل ہو جاتے ہیں۔ خواہ اس طرح کہ وہ اس مظلوم جماعت پر اپنے مظالم کے باعث آسمانی شکنجہ میں آ کر تباہ ہو جاتے ہیں۔ غرض کسی نبی کا مذہبی آزادی کو قائم کرنے والی حکومت کے ماتحت مبعوث ہونا اور اس سے جائز حد تک تعاون کرنا اسکی نبوت کے ہرگز منافی نہیں۔ ورنہ احرار کو چاہیئے۔ کہ کم از کم حضرت یوسف حضرت۔ یحییٰ اور حضرت مسیح علیہم السلام کی نبوت کا انکار کر دیں ؛

خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری

مسیح موسوی اور مسیح محمدی کا انکار کرنیوالے

آج سے قریباً دوہزار سال قبل اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے حضرت مسیح ابن مریم کو مبعوث فرمایا یہود نے اپنی شقاوت، بدبختی کے باعث خدا کے اس پاک رسول کو جھٹلا دیا۔ اور صلیب پر چڑھا کر اس کی جان لینے کی کوشش کی تاکہ نعوذ باللہ اس کا لعنتی ہونا ثابت کریں۔ مگر خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب کی موت سے نجات دی اور ایک صحت افزا اور بلند مقام کشمیر میں پہنچا دیا۔ جہاں عمر طبعی پاکر انہوں نے وفات پائی اور امن کے ساتھ اپنی زندگی کے دن گذار کر اس فانی دنیا سے چل بسے۔ وہ لوگ جنہوں نے خدا کے پاک مسیح کی تکذیب کی۔ اور اسے مصائب و آلام کے تیروں کا نشانہ بنایا وہ خدا کے قرب سے محروم کر دیئے گئے اور اسی دنیا میں خدا تعالےٰ نے انہیں ذلیل اور رسوا کر دیا۔

یہودی قوم کی تاریخ حضرت مسیح علیہ السلام سے لے کر آج تک ایک عبرتناک افسانہ ہے۔ جسے ایک پتھر دل انسان بھی پڑھکر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ موجودہ زمانہ تہذیب و تمدن کا زمانہ کہلاتا ہے مگر یہود کی حالت اب بھی بد سے بد تر ہوتی جارہی ہے۔ جرمنی میں ان کی وہی حالت ہے۔ جو ہندوستان میں شودروں اور اچھوتوں کی ہے بلکہ ان سے بھی بدتر ان سے سلوک کیا جاتا ہے۔ چنانچہ جرمنی میں یہود کو حقوق ملکیت سے محروم کر دیا گیا ہے۔ سرکاری ملازمتوں سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ کسی اعلیٰ سوسائٹی کے وہ ممبر نہیں بن سکتے۔ سکولوں، کالجوں، ہسپتالوں اور یتیم خانوں کے دروازے ان کیلئے بند ہیں۔

اب اطالیہ نے بھی یہود کے متعلق یہ قانون پاس کیا ہے۔ کہ غیر ملکی یہودیوں کو اطالیہ میں مستقل طور پر رہائش اختیار کرنے کی اجازت نہیں جن غیر ملکی یہودیوں کو یکم جنوری ۱۹۱۹ء کے بعد اطالوی رعیت ہونے کے حقوق دیئے گئے تھے ان کے حقوق واپس لے لئے گئے ہیں۔ اور انہیں حکم دیا گیا ہے کہ چھ مہینے تک اطالیہ اور اس کے مستعمرات سے نکل جائیں ورنہ حکومت انہیں جبراً نکال دیگی۔

دوہزار سال گذرنے کو آئے ہیں کہ یہود خدا کے سچے مسیح کو جو اس وقت ان کے پاس آیا تھا جھٹلا کر کسی فرضی مسیح کی آمد کا بےسود انتظار کر رہے ہیں۔ وہ اپنی عبادت گاہوں میں جاتے ہیں۔ اور گڑگڑا کر خدا تعالےٰ سے دعائیں کرتے ہیں۔ کہ اے ہمارے خداوند خدا جلد مسیح کو بھیج تا ہم نجات پائیں مگر وہ نہیں جانتے کہ جس نے آنا تھا وہ تو آچکا اب کسی اور کی انتظار بےسود ہے۔ موجودہ زمانہ میں بھی خدا تعالےٰ نے اپنی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح ثانی کو امت محمدیہ میں مبعوث فرمایا۔ تاکہ اس کی مخلوق جو اس کے آستانہ سے دور پڑی ہے مسیح موعود کے ذریعہ اس کے آستانہ پر آکر نجات حاصل کرے۔ مگر افسوس اکثر لوگوں نے یہود کی حالت سے عبرت حاصل نہ کی۔ خدا کے مسیح پاک کو جھٹلایا اور آسمان سے کسی فرضی مسیح کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔ کاش وہ سمجھیں کہ جس نے آنا تھا وہ تو آچکا اب کسی اور کا آسمان سے انتظار بالکل بےسود اور باطل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

سر کو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں
عمر دنیا کو بھی اب تو ہوگئے ہفتم ہزار

نیز فرماتے ہیں:۔

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

نیز فرماتے ہیں:۔
"خدا کی طرف سے یہ نشانی ہے کہ ہر ایک نبی سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ مگر ایسا آدمی جو تمام لوگوں کے روبرو آسمان سے اترے اور فرشتے بھی اس کے ساتھ ہوں اس سے کون ٹھٹھا کریگا پس اس دلیل سے عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ مسیح موعود کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اتریگا۔ ہمارے سب مخالف جو اب زندہ موجود ہیں۔ وہ تمام مرینگے۔ اور کوئی ان میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھےگا۔ اور ان کی اولاد جو باقی رہیگی وہ بھی مرےگی۔ اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھیگا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مریگی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھیگی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالیگا۔ کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا۔ اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی۔ مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائینگے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی۔ کہ عیسیٰ کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نا امید اور بدظن ہو کر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑینگے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھیگا۔ اور پھولیگا اور کوئی نہیں جو اسے روک سکے"۔

(تذکرۃ الشہادتین)

خاکسار غلام احمد فرخ از کراچی

کارکنوں کی ضرورت کیلئے اعلان تحقیقاتی کمشن

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کیلئے کارکنوں کی ضرورت ہے۔ جو امیدوار حسب ذیل شرائط پوری کرتے ہوں۔ وہ ذیل کی فارم پر کرکے اپنی درخواست معہ تمام سرٹیفکیٹ وغیرہ کی مصدقہ نقل کے اپنی عرضیاں ۳۰ ستمبر ۱۹۳۸ء تک سپرنٹنڈنٹ صاحب دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے پاس بھجوا دیں۔ اور نوٹ غور سے مطالعہ کر لیں

خاکسار غلام محمد اختر سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن

فارم درخواست امیدواری

۱۔ نام معہ ولدیت درخواست کنندہ
۲۔ تاریخ بیعت
۳۔ تاریخ پیدائش
۴۔ امیدوار کے خاندان کی خدمات سلسلہ
۵۔ امتحان جو پاس کئے ہیں معہ سنہ
۶۔ خلاصہ سندات و سفارشات
۷۔ صحت
۸۔ کوئی اور قابل ذکر امر

شرائط ۱۔ احمدی ہونا لازمی ہے ۲۔ عمر ۱۸ سے ۲۸ سال ۳۔ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی خدمات کے متعلق تصدیق کرائی جائے۔ ۴۔ میٹرک یا اس سے اوپر مولوی فاضل یا اس سے اوپر تک تعلیم لازمی ہے۔ ۵۔ مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں اخلاص وغیرہ کے متعلق لگائی جاسکتی ہیں ۶۔ ڈاکٹر یا حکیم ورنہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سرٹیفکیٹ لگایا جا سکتا ہے ۷۔ شرائط کے علاوہ کوئی اور سرٹیفکیٹ لگائے جا سکتے ہیں۔ ان سب شرائط کے علاوہ ظاہری شعار اسلام کا پابند ہونا ہر امیدوار کیلئے لازمی ہے۔

نوٹ نمبر ۱۔ تمام وہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی دفتری ملازمت کیلئے صدر انجمن احمدیہ کے کسی دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ اور ہر امیدوار کو نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہوگی **نوٹ نمبر ۲**۔ اسامیاں فی الحال عارضی ہونگی۔ اور تنخواہ کم از کم ۱۵ روپے ماہوار ہوگی۔ لیکن آئندہ مستقل اسامیاں پر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دی جائیگی۔ **نوٹ نمبر ۳**۔ جن امیدواروں کی درخواست تحقیقاتی کمیشن منظور کریگا۔ ان کو تاریخ انتخاب سے اطلاع کردی جائیگی۔ **نوٹ نمبر ۴**۔ کمیشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ زیر اثر لانے کی سعی کرنا امیدوار کی کامیابی میں منافی ہوگا۔

تحریک جدید سال چہارم میں سو فیصدی وعدہ پورا کرنیوالے احباب کرام

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید سال چہارم کے وعدوں کو جن احباب نے سو فی صدی پورا کر دیا ہے ان کی فہرست سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ جن احباب نے اپنے وعدے ابھی تک پورے نہیں کئے۔ ان سے یہ گذارش ہے کہ سال چہارم اپنے اختتام کو پہنچنے والا ہے وہ جلد توجہ فرمائیں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل (جٹ) قادیان ۲۱/-
سید مزمل شاہ صاحب گمیر ۱۵/-
والدہ صاحبہ سید عبد اللہ شاہ صاحب ۵/-
چوہدری ہدایت خانصاحب کاٹھ گڑھ ۱۱/-
" عطاء اللہ خانصاحب " ۶/-
اہلیہ صاحبہ ملک محمد حنیف صاحب امین آباد ۵/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد نذیر صاحب امین آباد ۱۰/-
بابو محمد حیات صاحب سیالکوٹ ۵/-
بابو عبد الکریم صاحب " ۶/- عہ روپیہ زائد
مستری محمد قاسم صاحب " ۵/ از وعدہ
بابو فیض الحق خانصاحب معہ اہلیہ صاحبہ فیروزپور ۳۶/-
مستری جلال الدین صاحب فیروزپور ۵/-
قریشی فتح محمد صاحب " ۱۰/-
بابو محمد افضل صاحب " ۵/-
پیر صلاح الدین صاحب " ۹۰/- عہ روپیہ زائد از وعدہ
بابو عبد العزیز صاحب " ۱۰/
چوہدری فضل احمد صاحب اے ۔ ڈی آئی ۔ کیمل پور ۱۳۰/-
حکیم نواب علی صاحب اور ابھاگوپٹی ۵/-
شیخ غلام رسول صاحب گنٹھالیاں ۱۰/
بابو محمد یعقوب صاحب تارا گڑھ ۱۰/-
مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور معہ اہلیہ صاحبہ قادیان ۵۰/-
ڈاکٹر عنایت محمد شاہ اللہ صاحب کنری سندھ ۲۰/
چوہدری نذیر محمد صاحب چھور سیالکوٹ ۵/
احمد الدین صاحب و رحیم بخش صاحب پیر دیپچی ۵/-
رحمت اللہ صاحب " ۵/
بھائی اکبر علی صاحب " ۵/-
اللہ بخش صاحب " ۵/
منشی رحیم بخش صاحب انبالہ ۵/-
مستری غلام علی صاحب رسالپور چھاؤنی ۲۰/-

اہلیہ صاحبہ مرزا غلام حیدر صاحب نوشہرہ چھاؤنی ۶/-
ڈاکٹر عبد الحق صاحب سرجن لاہور ۲۰/-
اہلیہ صاحبہ مسٹر محمد عبد اللہ صاحب ایم اے سرجن لاہور ۱۰/-
میاں محمد حسین صاحب وانہ زیدکا ۶/
صوبیدار خوشحال خانصاحب موضع مینی مردان ۴۵/-
ماسٹر امام بخش صاحب ڈہاکہ ۳۲/۸
منشی رحمت اللہ خان صاحب معہ ہمشیرہ صاحبہ یاڑی پورہ کشمیر ۱۵/-
مولوی احمد یار صاحب معہ اہلیہ لویری والہ ۱۰/-
عجب لال خان صاحب کیرنگ ۶/-
مبارکہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری عبد الغفور صاحب شملہ ۵/-
برکت بی بی والدہ صاحبہ چوہدری عبد الغفور صاحب شملہ ۵/-
منشی محمد حسین صاحب شملہ ۷۵/ عہ زائد از وعدہ
اہلیہ صاحبہ " " ۱۵/-
نعمت بی بی اہلیہ صاحبہ چوہدری نور احمد خان صاحب دار الفضل قادیان ۵/
مائی راجو صاحبہ گرلز سکول " ۵/-
ظہرہ فاطمہ صاحبہ دار الفضل " ۶/-
اہلیہ صاحبہ صوبیدار شیر محمد خان صاحب دار العلوم قادیان ۶/-
اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی شیر علی صاحب دار العلوم قادیان ۱۰/-
شکیلہ ار بشیر احمد صاحب محلہ دار البرکات ۶/-
ملک عزیز محمد صاحب بی ۔ اے ایل ۔ ایل ۔ بی ڈیرہ غازی خان ۱۵/-
چوہدری غلام حسین صاحب جہلم ۱۰/-
منشی قدرت اللہ صاحب بنگہ ۱۰/-
میاں علی محمد صاحب " ۵/-
سندھی شاہ صاحب " ۵/-

چوہدری غلام محمد صاحب بنگہ ۵/-
چوہدری غلام محمد صاحب چک ۲۷۰ لائل پور ۱۵/-
" چراغ الدین صاحب نمبردار " " ۵/-
سید طفیل محمد شاہ صاحب " " ۵/-
چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب " " ۵/-
سکینہ بی بی صاحبہ دختر حکیم محمد عبد الجلیل صاحب شیخوپورہ ۵/
چوہدری حشمت علی صاحب پاکپٹن ۱۰/-
مولوی عبد الحی صاحب ساداہ ۱۴/-
بابو خدا بخش صاحب انسپکٹر سلطان شہر ۶/-
منشی حاکم الدین صاحب چک ۵۵ گ ب محمود پور ۸/-
منشی فضل الرحمٰن صاحب سالم ۵/-
منشی محمد عبد اللہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ درگانوالی ۱۰/-
بابو سردار محمد صاحب پونہ ۱۵ اضافہ
چوہدری عبد اللہ خان صاحب مالو کے بھگت ۲۱/-
" غلام محمد صاحب ننکوپورہ ۵/-
منشی محمد حسین صاحب کھریا سیالکوٹ ۵/-
شیخ عبد الرحمٰن صاحب پشاور ۲۰/-
اہلیہ صاحبہ محمد عبد الحق صاحب آٹھ گیگی ۱۲/-
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر " ۱۰/
مرزا انشاء احمد صاحب " ۱۰/-
مرزا عبد المجید صاحب انسپکٹر پولیس " ۱۰۰/-
چوہدری محمد کرامت اللہ صاحب " ۳۰/-
میاں عبد المنان صاحب " ۱۲/-
" بشیر احمد صاحب بی اے " ۵/
بابو غلام قادر صاحب " ۳۰/-
چوہدری محمد ضیاء اللہ صاحب " ۳۶/-
مرزا عبد الحفیظ صاحب " ۱۰/-
میاں صلاح الدین صاحب " ۱۰/-
از اہلیہ صاحبہ مرحومہ چوہدری عبد العزیز صاحب ہاری محمود آباد ۶/۱۲ قیمت چاندی ۷ اتولہ
ملک فتح محمد احمد صاحب ہاری محمود آباد ۱۵/
سید محمد محسن شاہ صاحب " ۲۵/ عہ زائد از وعدہ

عبد الغنی صاحب ہاری محمود آباد ۱۰/
اہلیہ صاحبہ جناب مولوی فخر الدین صاحب دار الفضل قادیان ۵/-
سید محمد حسین صاحب امرتسر ۱۰/-
اہلیہ صاحبہ شیخ عبد المالک صاحب " ۵/-
میاں ولی محمد صاحب پنڈی چری ۵/-
اہلیہ صاحبہ بابو اللہ بخش صاحب دار الرحمت قادیان ۱۰/-
اہلیہ صاحبہ مستری عباد اللہ صاحب دار الرحمت قادیان ۵/
" " احمد الدین صاحب " " ۵/
چراغ بی بی صاحبہ والدہ مولوی محمد شریف صاحب مبلغ دار الرحمت قادیان ۵/-
مولوی محمد شریف صاحب مبلغ معہ اہلیہ دار الرحمت قادیان ۲۵/- عہ زائد از وعدہ
میر قاسم علی صاحب دار العلوم قادیان ۵/
میاں نور الدین صاحب دکاندار " ۵/
" فضل الدین صاحب " " ۱۰/
پروفیسر محمد صاحب ایم اے مدراس ۱۰۰/-
خواجہ غلام نبی صاحب معہ اہلیہ صاحبہ ڈیروں ۷۵/-
بابا ولی اللہ صاحب پونہ ۶۰/-

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

شادی و شکرانہ فنڈ

صدر انجمن کی آمد کو بڑھانے کے لئے منجملہ اور تجاویز کے ایک یہ بھی تجویز مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء میں منظور ہوئی تھی۔ کہ خوشی کی تقاریب مثلاً نکاح و شادی کے موقعہ پر کسی امتحان پاس کرنے پر۔ بچوں کی ولادت یا کسی اچھی ملازمت کے ملنے۔ ترقی تنخواہ وغیرہ کے مواقع پر ہر شخص تحدیث بالنعمت کے طور پر کچھ نہ کچھ رقم فی سبیل اللہ دینے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے مواقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عہدہ داران مقامی کو چاہیئے شادی و شکرانہ فنڈ کے لئے احباب سے حسب حیثیت وصول کر کے رقم مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ ناظر بیت المال

مالی اعانت کیلئے ہدیۂ تشکر

جماعت احمدیہ سکندرآباد دکن نے مجلس خدام الاحمدیہ کو مبلغ پچاس روپیہ بطور اعانت عطا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء جس کے دینے میں جناب محترم سیٹھ عبد اللہ الٰہ دین صاحب

[illegible]

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۵ ستمبر۔ علاقہ سوڈٹین کے مختلف علاقوں سے چیکوں اور سوڈٹین جرمنوں کے فسادات کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ایگا کے مقام پر جو فساد ہوا اس میں چھ آدمی مارے گئے اور متعدد مجروح ہوئے۔ ایک سرحدی گاؤں میں بھی فساد ہوا۔ پولیس کے آنے پر متعدد جرمن جرمنی علاقہ میں گھس گئے۔ ایک اطلاع سے پتہ چلتا ہے کہ سوڈٹین جرمنوں نے ایک پولیس سٹیشن پر قبضہ کر لیا تھا مزید پولیس آنے پر جرمنوں کو بھگا دیا گیا اس سلسلہ میں چند گرفتاریاں بھی عمل میں آئی ہیں۔ آج کے فسادات کے نتیجے میں ۳۰ جرمن اور چیک ہلاک ہوئے۔

الہ آباد ۵ ستمبر اخبار پایونیر الہ آباد کو اطلاع ملی ہے کہ ہمشائر رجمنٹ لکھنؤ۔ برٹ فورڈ شائر رجمنٹ جبل پور اور بیڈفورڈ شائر رجمنٹ مقیم ڈیرہ دون کو نوٹس دیا گیا ہے کہ وہ فوراً غیر ممالک میں جانے کے لئے تیار رہیں ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ انہیں کہاں کہاں بھیجا جا رہا ہے

میونخ ۵ ستمبر۔ زیچوسلواکیہ کے جھگڑے کے پرامن حل کے لئے ہر ہٹلر سے ملاقات کرنے کی غرض سے مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ آج یہاں پہنچے وزیر اعظم کے ہمراہ وزارت خارجہ برطانیہ کے مشیر بھی ہیں۔ نوآبادیات نے وزیر اعظم کے اس اقدام کی حمایت کی ہے کینیڈا اور آسٹریلیا کی طرف سے مسٹر چیمبرلین کو مبارکباد کے تار پہنچ چکے ہیں۔

کراچی ۵ ستمبر کراچی کے مارکیٹ پر یورپ میں جنگ کے خطرے کا بہت اثر پڑا ہے۔ آج صبح گندم کی منڈی بہت تیز ہو گئی۔ گندم کے بھاؤ میں ایک روپیہ فی کھنڈی اضافہ ہو گیا ہے باقی اجناس کے نرخ بھی چڑھ رہے ہیں۔

ہنکاؤ ۵ ستمبر۔ حکومت چین کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جاپانیوں نے زہریلی گیس کی امداد سے چوچنگ کے شمال مغرب میں واقع چینی مورچوں پر قبضہ کر لیا ہے اسی طرح انہوں نے جھیل چوچنگ کے کناروں پر واقع چینی مورچوں پر بھی تسلط جما لیا ہے۔

کراچی ۵ ستمبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سفری ہوائی جہازوں کے کرایہ میں معتدبہ تخفیف عمل میں آنے والی ہے کیونکہ امپیریل ایرویز کے اہل۔ ایم اور فرانس ایرویز کے نمائندوں کی گفت و شنید نے یہی فیصلہ کیا ہے لنڈن سے کلکتہ کے کرایہ کو ۱۰۸ پونڈ سے ۹۵ پونڈ کر دیا جائے گا اور لنڈن سے دہلی کا کرایہ ۹۰ پونڈ کر دیا جائے گا۔

پشاور ۵ ستمبر۔ فوجی حکام نے قلعہ پشاور کے اردگرد یا نصف میل تک کی تمام عمارتوں کی سروے کی ہے خیال کیا جاتا ہے کہ اگر یورپ میں جنگ چھڑ گئی تو ملٹری یہ تمام عمارتیں لے لے گی۔

لکھنؤ ۵ ستمبر۔ ہز ہائی نس مہاراجہ بنارس نے اپنی ریاست میں اصلاحات نافذ کرنے کا اعلان کر دیا ہے عنقریب ایک لیجسلیٹو کونسل بنا دی جائے گی۔ جس کے نمائندے منتخب ہوا کریں گے کانسٹی ٹیوشن مرتب کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنا دی گئی ہے۔

شیلانگ ۵ ستمبر۔ وزارت آسام کے قضیہ نے بالکل غیر متوقع صورت اختیار کر لی ہے۔ آج ایک میٹنگ میں جس میں تین مسلم ممبروں کے علاوہ اسمبلی کے سارے مسلم ممبر اور سابق وزارت کے تمام حامی ممبر شریک ہوئے۔ سر محمد سعد اللہ پر اظہار اعتماد کیا گیا اور ان سے درخواست کرنے کا فیصلہ کیا گیا کہ وہ دوبارہ وزارت مرتب کریں اور وزارت نو وزیروں پر مشتمل ہو۔ آج جب اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا۔ تو سر محمد سعد اللہ نے بیان دیا جس کے دوران میں انہوں نے کہا کہ ہم نے منگل وار کو اپنے استعفے گورنر کو پیش کر دیئے تھے مگر بعض نامعلوم وجوہ کی بناء پر انہوں نے ابھی تک ہمارے استعفے منظور نہیں کئے۔ ان دنوں حالات ہم ابھی تک وزیر ہیں۔

لنڈن ۵ ستمبر۔ وزیر اعظم چیکوسلواکیہ کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ ہر ہٹلر سے خود ملنے جا رہے ہیں یہ بات سیاسی امور کے پیش نظر عجیب سی معلوم ہوتی ہے اس سکیم سے چیکوسلواکیہ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اب مرکزی یورپ کو جو خطرہ پیدا ہو گیا ہے جنگ ہی اس کا انسداد کر سکتی ہے

برلن ۵ ستمبر۔ سوڈٹین جرمنوں کے لیڈر نے ایک اعلان میں سوڈٹین جرمن علاقہ کو جرمنی کے ساتھ ملانے کا مطالبہ کیا ہے اور لکھا ہے کہ ہماری خواہش کے خلاف ہمارا حق چھین کر ہمیں زیچوسٹیٹ میں ٹھونس دیا ہے۔ ہم نے یہاں اپنی ہستی کو برقرار رکھنے کے لئے بھاری قربانیاں کی ہیں۔ ہم نے ہر چند کوشش کی کہ زیچ ہمارے ساتھ حسن سلوک کریں مگر ہم ناکام رہے اس لئے اب ہم واپس اپنے علاقہ میں جانا چاہتے ہیں۔

ناگپور ۵ ستمبر۔ اسمبلی چیمبر کے سامنے آج جو مظاہرے ہوئے ان میں مسلمانوں کا مظاہرہ تو پرامن تھا۔ مگر ڈاکٹر کھارے اور کانگریس ورکنگ کمیٹی کے حامیوں کے مظاہرین میں بڑا جوش تھا پولیس کی مدافعت کے باوجود دس اشخاص مجروح ہوئے۔ ڈاکٹر کھارے کے حامی کانگرس ورکنگ کمیٹی کے خلاف نعرے لگاتے تھے۔ اور ان کے ہاتھ میں سیاہ جھنڈے تھے

لکھنؤ ۵ ستمبر۔ یوپی گورنمنٹ نے وومن میڈیکل سکول آگرہ کو بند کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ کو تقریباً ایک لاکھ روپے خرچ کرنے پڑتے تھے۔ جس کے مقابلہ میں صوبہ کو بہت تھوڑا فائدہ ہوتا تھا۔ اس عمارت میں نرسنگ ہوم قائم کرنے کی سکیم گورنمنٹ کے زیر غور ہے۔

شملہ ۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گاندھی نے کانگرس کے کانسٹی ٹیوشن میں چند قواعد و ضوابط کا اضافہ کیا ہے۔ جن کا مقصد یہ ہے کہ کانگرسیوں میں ڈسپلن کی سپرٹ پیدا کی جائے گاندھی جی کا خیال ہے کہ کانگرس میں بے ضابطگی اور اصول کی خلاف ورزی بڑھ رہی ہے جب اس سکیم پر عمل ہو گا تو ان کا خیال ہے کہ تمام کانگرسی طاقتوں میں ازسرنو زندگی پیدا ہو جائے گی۔

لکھنؤ ۵ ستمبر۔ گزشتہ منگل وار کو ضلع بستی کے گاؤں ہانڈیا میں فرقہ وار فساد ہو گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مسلمان نے گائے ذبح کی یہ خبر پا کر گاؤں کے ہندو بہ تعداد کثیر جمع ہو گئے اور مسلمانوں پر حملہ کر کے انہیں شدید زدوکوب کیا۔ کئی مسلمان زخمی ہوئے اطلاع ملنے پر پولیس کا ایک دستہ گیا جس نے صورت حالات پر قابو پا لیا ہے۔

نالیگناف میں سوڈٹین جرمنوں اور چیک فوج کے درمیان خوفناک خونریز باضابطہ جنگ ہو گئی ہے سوڈٹین جرمنوں نے سخت مقابلہ کے بعد پولیس اسٹیشن اور سامان حرب کے ذخیرہ پر قبضہ کر لیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس اسٹیشن میں مشین گنوں اور دستی بموں کا بھاری ذخیرہ تھا سوڈٹین جرمنوں کے قبضہ میں مشین گنیں۔ رائفلیں۔ پستول اور دستی بم بھاری تعداد میں موجود ہیں ۵۰۰ جرمنوں کا ایک گروہ حدود جرمن میں داخل ہو گیا ہے۔

نورمبرگ ۴ ستمبر سیاسی حلقوں میں اس معاملہ پر قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں کہ چیکوسلواکیہ میں استصواب رائے عامہ ممکن ہے یا نہیں۔ اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ جس طرح سار کے معاملہ میں برطانی فوجوں نے ضبط و نظم قائم رکھا تھا اسی طرح

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی